بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلویت

تاریخ و عقائد

مؤلف: امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

ترجمہ: عطاء اللہ ثاقب رحمہ اللہ

ادارہ ترجمان السنہ

رحمان مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

باب 4

بریلویت اور تکفیری فتوے

بریلوی حضرات نے اکابرین اسلامیہ کی جس انداز سے تکفیر کی ہے' انہیں ملحد زندیق اور مرتد قرار دیا ہے اور انہیں غلیظ اور نجس گالیوں سے نوازا ہے' کسی شخص کا اس پر جذباتی ہونا اور جواباً وہی طرز و اسلوب اختیار کرنا اگرچہ فطری تقاضا ہے۔۔۔مگر ہمارا چونکہ مثبت' نرم اور غیر متشددانہ ہے' لہٰذا ہم کفر کے فتووں کو ذکر کرنے کے باوجود اپنے اسلوب میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آنے دیں گے۔ ویسے بھی مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ لعن طعن کا اسلوب و انداز اختیار کرے۔

بریلوی مذہب کے پیروکاروں نے اپنے مخصوص عقائد و نظریات کو اسلام کا نام دے رکھا ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تمام اختیارات اولیاء کے پاس ہیں۔ ان کے خود ساختہ بزرگان دین ہی خلق کی شنوائی اور ان کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ وہ علم غیب رکھتے ہیں اور آناً فاناً پوری دنیا کا چکر لگا کر اپنے مریدوں کی تکالیف کو دور کرتے' انہیں دشمنوں سے نجات عطا کرتے اور مصائب و مشکلات سے چھٹکارا دیتے ہیں۔ ان کے پاس نفع و نقصان پہنچانے' مردے کو زندہ کرنے اور گناہ گاروں کو بخشنے جیسے اختیارات موجود ہیں۔ وہ جب چاہیں بارش برسا دیں' جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم رکھیں۔ حیوانات ان کے فرماں بردار ہیں' فرشتے ان کے دربان ہیں۔ وہ حشر نشر اور حساب و کتاب کے وقت اپنے پیروکاروں کی مدد کرنے پر قادر ہیں۔ زمین و آسمان میں ان کی بادشاہی ہے۔ جب چاہیں ایک ہی قدم میں عرش پر چلے جائیں اور جب چاہیں وہ سمندروں کی تہہ میں اتر جائیں۔ سورج ان کی اجازت کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔ وہ اندھے کو بینا کر سکتے ہیں اور کوڑھی کو شفا دے سکتے ہیں۔ مرنے کے

﴿اَطِیعُوا اللہَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّکُم تُرحَمُونَ﴾
"اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو' تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"
﴿اَطِیعُوا اللہَ وَرَسُولَہُ وَلَا تَوَلَّوا عَنہُ وَاَنتُم تَسمَعُونَ﴾
"اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور ان کے فرامین سننے کے باوجود ان سے روگردانی نہ کرو۔"
﴿یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اَطِیعُوا اللہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ﴾
"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اطاعت کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ مگر بریلوی عقائد وافکار کے دلائل چونکہ کتاب وسنت سے مہیا نہیں ہوتے اور اہل حدیث صرف کتاب وسنت پر اکتفا کرتے ہیں اور لوگوں کو اسی کی طرف دعوت دیتے ہیں' چنانچہ بریلوی حضرات کو ان پر سخت غصہ تھا کہ یہ ان کے کاروبارزندگی کو خراب اور ان کی چمکتی ہوئی دکانوں کو ویران کر رہے ہیں۔

یہی قصور امام محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے ساتھیوں کا تھا۔

بریلوی حضرات کے نزدیک دیوبندی بھی اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ ان کے تراشے ہوئے قصے کہانیوں پر ایمان نہیں لائے اور جناب احمد رضا کی پیروی نہیں کی۔

تمام وہ شعراء حضرات' جنہوں نے معاشرے کو غیر اسلامی رواجات سے پاک کرنا چاہا' وہ بھی بریلوی حضرات کے نزدیک کفار و مرتدین قرار پائے۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ لوگوں کو یہ کیوں بتلاتے ہیں کہ خانقاہی نظام اور آستانوں پر ہونے والی خرافات و بدعات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

ماہرین تعلیم بھی کافر ومرتد قرار پائے' کیونکہ وہ تعلیم کے ذریعے شرک و جہالت کی تاریکیوں کا مقابلہ کرتے اور معاشرے سے ہندوؤانہ رسموں کو ختم کرنے کے لیے آواز بلند کرتے تھے' اور اس سے ان (بریلوی ملاؤں) کا کاروبار ختم ہوسکتا تھا۔

اسی طرح تحریک آزادی کے ہیرو' مسلم سیاستدان' تحریک خلافت کے قائدین' انگریزوں کے خلاف بغاوت بلند کرنے والے اور جہاد کی دعوت دینے والے بھی بریلویوں کے فتوؤں اور دشمنی سے محفوظ نہ رہ سکے' کیونکہ وہ جناب بریلوی کے افکار سے متفق نہ تھے۔

بریلوی حضرات کی تکفیری مشین گن کی زد سے شائد ہی کوئی شخص محفوظ رہ سکا ہو۔ ہر وہ شخص ان کے نزدیک کافر ومرتد ٹھہرا' جس کا ذرا سا بھی ان سے اختلاف ہوا۔ حتّٰی کہ بہت سے ایسے لوگ بھی ان کی تکفیر سے نہ بچ سکے' جو عقائد وافکار میں تو ان سے متفق تھے' مگر مخالفین کو کافر کہنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ جب کہ بریلوی حضرات کے نزدیک مخالفین کے کفر وارتداد میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ اس کا ذکر مفصل آرہا ہے!

انہوں نے اپنے ایک ساتھی عبدالباری لکھنوی کو بھی کافر قرار دے دیا' کیونکہ انہوں نے بعض علماء کو کافر قرار دینے سے انکار کردیا تھا۔[5] چنانچہ اس موضوع پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی "الطاری الداری لھفوات عبدالباری۔"

جناب احمد رضا اور ان کے ساتھی اس جملے کو بار بار دہراتے ہیں!" جس نے فلاں کے کفر میں شک کیا' وہ بھی کافر!" جو اسے۔۔۔۔۔۔!"[6]

مشہور اسلامی کاتب مولانا عبدالحئ لکھنوی رحمہ اللہ احمد رضا خاں صاحب کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"احمد رضا فقہی اور کلامی مسائل میں بہت متشدد تھے۔ بہت جلد کفر کا فتویٰ لگا دیتے۔ تکفیر کا پرچم اٹھا کر مسلمانوں کو کافر قرار دینے کی ذمے داری انہوں نے خوب نبھائی۔ بہت سے ان کے ساتھی بھی پیدا ہوگئے جو اس سلسلے میں ان کا ساتھ دیتے رہے۔ جناب احمد رضا ہر اصلاحی تحریک کے مخالف رہے۔ بہت سے رسالے بھی ان کی تکفیر کو ثابت کرنے کے لیے تحریر کیے۔

حرمین شریفین کے علماء سے ان کے خلاف فتوے بھی لیے۔ استفتاء میں ایسے عقائد ان کی طرف

منسوب کیے جن سے وہ بری الذمہ تھے۔ امام محمد بن قاسم نانوتوی' علامہ رشید احمد گنگوہی' مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ وغیرہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور برملا ان کے کفر و ارتداد کے فتووں کا اظہار کرتے تھے۔ اپنی کتاب حسام الحرمین میں لکھتے ہیں' جو شخص ان کے کفر اور عذاب میں ذرا سا بھی شک کرے' وہ بھی کافر ہے۔ جناب احمد رضا ساری زندگی مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگانے میں مصروف ومشغول رہے۔ حتیٰ کہ کفر کے فتوے کو ایک معمولی امر تصور کیا جانے لگا اور ان کے اس عمل کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمان اختلاف وانتشار کا شکار ہو گئے۔"[7]

تکفیر مسلمین میں جناب بریلوی تنہا نہیں تھے' بلکہ ان کے متبعین نے بھی مسلمانوں کو کفار ومرتدین کے اس زمرے میں شامل کرنے کے لیے چوٹی کا زور صرف کیا۔ اہل حدیث کا اس کے علاوہ کیا جرم تھا کہ وہ عوام کو شرک و بدعت سے اجتناب کی تلقین کرتے اور اختلاف کے وقت کتاب وسنت ہی سے ہدایت وراہنمائی حاصل کرنے کی دعوت دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِن تَنَازَعتُم فِی شَیءٍ فَرُدُّوہُ اِلَی اللہِ وَالرَّسُول﴾ (النساء)

"اگر تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس کے حل کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم 'یعنی کتاب وسنت کی طرف رجوع کرو۔"

اسی طرح اہل حدیث کی دعوت ہے کہ امت محمدیہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی اطاعت واتباع فرض نہیں۔۔۔۔۔خواہ کتنا بڑا ولی' محدث اور امام ہی کیوں نہ ہو!

حدیث میں ہے:

"جب تک تم کتاب وسنت کی اطاعت کرتے رہو گے' گمراہ نہیں ہو گے۔"

اہل حدیث نے پاک و ہند میں ہندووانہ رسم ورواج کو اسلامی تہذیب کا حصہ بننے سے روکا اور بدعات وخرافات کا کھل کر مقابلہ کیا انہوں نے کہا کہ دین اسلام کے مکمل ہو جانے کے بعد اب کسی نئی

چیز کی ضرورت نہیں رہی:

﴿اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی﴾

یعنی دین اسلام عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مکمل ہو چکا تھا۔ دین میں کسی نئے مسئلے کی ایجاد بدعت ہے' اور بدعت کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

من احدث فی امرنا هذا فهو ردّ۔ وفی روایة : فشر الامور محدثاتها و کل محدثةبدعة و کل بدعة ضلالة۔[11]

"جو دین میں کوئی چیز ایجاد کرے' اسے رد کر دیا جائے۔ ایک روایت میں ہے سب سے بری چیز دین میں نئی ایجادات ہیں۔ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی!"

نیکی اور ثواب کے تمام کاموں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد ہونے والی رسوم و رواج اور بدعات دین اسلام کا حصہ نہیں" انہیں مسترد کر دیا جائے۔

اہل حدیث علماء نے اسی بات کی طرف دعوت دی۔ بریلوی حضرات نے اس دعوت کو اپنے عقائد و نظریات کے منافی سمجھا۔ کیونکہ اس دعوت میں ان کے میلے' عرس و میلاد' تیجے و چالیسویں' قوالی اور گانے بجانے' رقص و سرور کی محفلیں اور شکم پروری و خواہشات نفسانی کی تکمیل کے لیے ایجاد کی جانے والی دوسری بدعات خطرے میں پڑ جاتی تھیں۔

چنانچہ انہوں نے علمائے اہل حدیث کو اپنا بدترین دشمن سمجھا اور ان کے خلاف تکفیر بازی کی مہم شروع کر دی۔

اس سلسلے میں انہوں سب سے پہلے وہابی تحریک کے سرخیل شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو نشانہ بنایا' کیونکہ شرک و بدعت کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کرنے والے وہ سب سے پہلے شخص تھے۔ وہ توحید و سنت کا پرچم لے کر نکلے اور کفر و بدعت کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کرتے چلے گئے۔